خلافت کا خاتمہ

اس کے دوبارہ قیام کا مطالبہ کرتا ہے

اشاعت بحوالہ یومِ سقوطِ خلافت

3 مارچ 1924م بمطابق 28 رجب 1342ھ

حزب التحریر

ولایہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلافت کا خاتمہ، اس کے دوبارہ قیام کا مطالبہ کرتا ہے

3 مارچ 1924ء بمطابق 28 رجب 1342ھ کو سقوطِ خلافت کے حوالے سے حزب التحریر ولایہ پاکستان نے اس اعلامیہ کی اشاعت کی۔ یہ اعلامیہ ہمارے اس دین میں خلافت کی مرکزیت اور تمام امت کے لئے اس کی اہمیت کے حوالے سے ہم سب کے لئے ایک یاد دہانی ہے۔ یہ اعلامیہ برصغیر ہندوستان میں خلافت کے حوالے سے ہمارے آباؤاجداد کی طرف سے کی جانے والی جدوجہد اور آج ہمارے درمیان خلافت کی بحالی کے آثار سے پُر ہے۔ یہ ایسے وقت میں مسلمانوں کو اسلام کے لئے اُٹھ کھڑا ہونے کے لئے ایک پکار ہے جبکہ یہ امت اپنی خلافت کے لئے بیدار ہو رہی ہے۔

اے پاکستان کے مسلمانو! اسلام کے ذریعے حکمرانی اور خلافت تلے وحدت ہماری فطرت میں شامل ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ہم مسلمان ہیں، اسلام ہماری شناخت اور مقصد حیات ہے، ہماری تاریخ اور ورثہ ہے اور اسلام کی جڑیں برصغیر میں بہت گہری ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنْ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام))** "میری امت کے دو گروہوں کو اللہ آگ سے بچائے گا؛ ایک وہ گروہ جو ہند میں جہاد کرے گا اور دوسرا وہ گروہ جو عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہو گا" (مسند احمد، سنن النسائی)۔ ابو ہریرہ نے روایت کیا: **((وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقْ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي فَإِنْ أُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ أَرْجِعْ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ))** "رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوۂ ہند کا وعدہ فرمایا، اگر میں اس وقت موجود ہوا تو میں اپنا مال اور اپنی جان اس میں خرچ کروں گا، اگر میں قتل کیا جاؤں تو میں سب سے افضل شہیدوں میں سے ہوں گا اور اگر میں، ابو ہریرہ، (زندہ) واپس لوٹا تو (گناہوں سے) آزاد ہوں گا" (مسند احمد، سنن النسائی، مستدرک الحاکم)۔ برصغیر ہندوستان میں اسلامی حکومت کا آغاز آٹھویں صدی عیسوی کے آغاز میں اندلس (سپین) کی فتح کے وقت سے جاملتا ہے۔ عرب مسلمانوں نے محمد بن قاسم کے ذریعے اس سرزمین کو فتح کیا اور بعد ازاں محمود غزنوی (998 تا 1030)، محمد غوری اور

قطب الدین ایبک، کہ جس نے 1206 میں دلی میں مسلم حکمرانی کے مرکز کی داغ بیل ڈالی، نے اس گراں قدر توسیع کے سلسلہ کو جاری رکھا۔ یہ سلسلہ صدیوں تک جاری رہا یہاں تک کہ برطانیہ قابض ہو گیا۔

یہ دین ہم پر نہ صرف اسلام کے نفاذ کو لازم قرار دیتا ہے بلکہ وہ تمام مسلمانوں کے لئے خلیفۂ واحد کے وجود کو بھی لازم قرار دیتا ہے۔ رسول ﷺ نے حکم دیا کہ مسلمان ایک وقت میں صرف ایک ہی خلیفہ کو بیعت دیں۔ **((كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمْ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ))** "بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرتے تھے۔ جب کوئی نبی وفات پاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا، جبکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، بلکہ بڑی کثرت سے خلفاء ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم ایک کے بعد دوسرے کی بیعت کو پورا کرو اور ان کا حق انہیں ادا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے ان کی رعیت کے بارے میں پوچھے گا جو اُس نے انہیں دی" (صحیح بخاری)۔ لہٰذا ہم نے صدیوں تک نہ صرف اسلام کے ذریعے حکمرانی کی بلکہ ایک خلیفہ تلے وحدت قائم کی۔ چنانچہ ہم خلافت امیّہ کا ایک مربوط حصہ تھے اور بعد ازاں بغداد اور پھر قاہرہ کی خلافت عباسیہ کا حصہ رہے۔ برصغیر ہندوستان کے حکمرانوں نے خلافت سے تعلقات برقرار رکھے۔ ان میں شمالی ہندوستان کے خاندان غلاماں یعنی ملوک (1210 تا 1290)، خلجی (1290 تا 1320)، تغلق (1320 تا 1414)، سید (1414 تا 1451)، لودھی (1451 تا 1526) اور بالآخر دلّی سلطنت شامل ہے۔ اگرچہ خلافتِ عثمانیہ نے ان علاقائی حکمرانوں سے اس طرح تعلقات برقرار رکھنے میں غفلت برتی جس کا کہ اسلام تقاضا کرتا تھا، تاہم ہمارے حکمرانوں نے اپنی حاکمیت کو خلیفہ کا مرہونِ منت ہی سمجھا۔ انہوں نے سِکّوں پر خلیفہ کی مہر ثبت کی اور ہر نئے آنے والے خلیفہ کی اطاعت کا اعلان کیا۔

اے مسلمانانِ پاکستان! ہر اس چیز کا انکار ہی امت واحدہ کے طور پر ہماری پہچان ہے جو مسلمانوں کی وحدت اور غلبۂ اسلام میں رخنہ کا باعث بنے۔

یہ ہمارا اس خطے کے باسیوں پر اسلامی قوانین کا نفاذ ہی تھا جس نے برصغیر ہندوستان پر اسلام کے اثر ورسوخ کا غلبہ یقینی بنائے رکھا۔ یہ ہمارے مقدس دین یعنی اسلام کا نفاذ ہی تھا جس نے اس سرزمین کو دنیا کے سامنے ایک زبردست خوشحال

ریاست کے طور پر ابھارا کہ بعد ازاں یہ سرزمین بیرونی طاقتوں کی حرص کا نشانہ بنی۔ تاہم نفاذِ اسلام اور وحدت کے قیام میں ہماری غفلت ہی نے ہمیں کمزور کر دیا۔ اسلام سے ہماری غفلت اور ہماری اپنی صفوں میں موجود غداروں کے سامنے ہماری خاموشی اس خطے میں برطانوی تسلط کے آغاز کا سبب بنی۔ پس برصغیر ہندوستان پر صدیوں پر محیط ہمارے اس غلبہ کو پہلا چیلنج 23 جون 1757 کو جنگ پلاسی کے موقع پر برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کی غداروں سے ملی بھگت کی صورت میں پیش آیا۔ یہ کمپنی جو کہ 1600 میں قائم کی گئی، برصغیر ہندوستان پر قبضہ کے لئے برطانیہ کا سامراجی منصوبہ تھی۔ مسلمان حکمرانوں کو چیلنج کرنے کے قابل بننے کے لئے اس کمپنی کو 150 سال لگے۔ اس نے وہی اسالیب استعمال کئے جو آج کا استعماری امریکہ استعمال کر رہا ہے۔ 1693 تک طاقت کے ایوانوں میں موجود لوگوں کو سیاسی تحائف کے اخراجات 90,000 پاؤنڈ سٹرلنگ سالانہ تک پہنچ گئے۔ بالکل اسی طرح جس طرح آج امریکہ پاکستان کی فوجی و سیاسی قیادت میں موجود غداروں کی وفاداریاں خرید رہا ہے۔ پس یہ ہماری صفوں میں موجود غدار ہی تھے جن کی مدد سے برطانوی سامراج نے اپنے قدم جمائے اور انہیں مضبوط کیا تاکہ وہ مزید افواج کی ضرورت کے بہانے اپنے مفادات کا تحفظ کر سکے۔ لیکن یہ ان غداروں کے سامنے ہماری خاموشی ہی تھی جس نے ہماری قسمت طے کر دی۔ پھر برطانیہ نے فیصلہ کن وار کیا اور ہم نے اپنی غفلت کا وہ مزہ چکھا کہ جس کے سنگین نتائج ہم نے اس کے بعد صدیوں تک بھگتے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی اس تنبیہ کی پروا نہ کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتَّى يَرَوْا الْمُنْكَرَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ وَهُمْ قَادِرُونَ عَلَى أَنْ يُنْكِرُوهُ فَلَا يُنْكِرُوهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَذَّبَ اللَّهُ الْخَاصَّةَ وَالْعَامَّةَ))** "بے شک اللہ تعالیٰ چند مخصوص لوگوں کے عمل کی وجہ سے سب لوگوں کو سزا نہیں دیتا، جب تک کہ وہ اپنے درمیان منکر دیکھیں اور اس کا انکار کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود اس کا انکار نہ کریں۔ پس جب انہوں نے ایسا کیا تو اللہ عام اور خاص دونوں کو عذاب دے گا" (مسند احمد)۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((سَتَكُونُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ))** "عنقریب تمہارے ایسے حکمران ہوں گے جن کے بعض کاموں کو تم معروف پاؤ گے اور بعض کو منکر۔ تو جس نے ان کو پہچان لیا وہ بَری ہوا اور جس نے ان حکمرانوں کا انکار کیا وہ گناہ سے محفوظ رہا۔ لیکن جو ان حکمرانوں سے راضی رہا اور ان کی تابعداری کی، وہ بَری ہوا نہ محفوظ رہا" (صحیح مسلم)۔

اگرچہ ہم قبضے کے اس صدمے سے لڑکھڑا گئے لیکن ہم اسلام ہی کے مرکز کے گرد جمع ہونا شروع ہوئے۔ ہم نے مزاحمت بڑھائی اور ہمارے کئی ممتاز ترین لوگوں میں سے ایک ہمارا ہیرو میسور کا حکمران ٹیپو سلطان تھا۔ ٹیپو نے اپنے تقوے

اور تدبّر کی بدولت دشمن کے دل دہلا دیئے۔ ان تدابیر میں تیز دھار دھاتی پلیٹوں والے میزائلوں کا استعمال شامل تھا جس نے دشمن کی صفوں کو چیر ڈالا۔ اس نے سولہ سال کی عمر میں پہلے 1767 اور پھر 1775 تا 1779، 1779 تا 1784، 1789 تا 1792 اور پھر 1798 تا 1799 دشمن کا سامنا کیا اور اس جنگ میں اس نے اپنے ان الفاظ کے مصداق جام شہادت نوش کیا کہ "شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے"۔ اس شہادت کے بعد بھی اس کی بہادری بشمول اس کے بیٹوں کے مسلمانوں کے خون کو گرماتی رہی جنہوں نے 1806 میں ویلور (Vellore) سے بغاوت کا آغاز کیا جسے انتہائی بربریت کے ساتھ کچل ڈالا گیا اور اس بغاوت کے قائدین کو توپوں کے سامنے باندھ کر اڑا دیا گیا۔ پھر 1839 تا 1842 کے دوران کافر برطانوی فوج بہادر پٹھان مسلمانوں کے ہاتھوں، اگرچہ سب سے بدترین نہیں تاہم، ان شکستوں سے دوچار ہوئی جو بدترین میں سے ہی تھیں۔ یہ نہ صرف افغانستان سے برطانیہ کے انخلاء کا باعث بنا بلکہ اس نے برطانوی طاقت اور مضبوطی کی ساکھ کو بری طرح مسخ کیا۔ ہتھیاروں کی برتری کے باوجود کفار مسلمانوں کے جذبۂ شہادت کے سب سے بڑے ہتھیار کو زیر نہ کر سکے۔

پھر 1857 میں ہم نے برطانوی تسلط کے خلاف طاقت سے بھرپور اور وسیع پیمانے پر بغاوت کا آغاز کر دیا۔ ہماری اس بغاوت سے برطانیہ نے محسوس کیا کہ ہم اس مسلم حکومت کے حوالے سے کس قدر جذباتی وابستگی رکھتے تھے کہ جس کا مرکز دلّی تھا۔ بغاوت کی یہ آگ ہمارے لشکریوں میں پھیل گئی جس کا آغاز جنوری 1857 میں کلکتہ کے قریب ڈم ڈم سے ہوا۔ پھر یہ بغاوت 25 فروری 1857 میں برہان پور میں 19ویں پیادہ فوج (Native Infantry) تک پھیلی، پھر اپریل میں انبالہ اور پھر 3 مئی کو اترپردیش کے شہر لکھنؤ میں ایک ناکام بغاوت ہوئی جسے بربریت سے کچل دیا گیا۔ بہادر شاہ ظفر کو 11 مئی 1857 میں دہلی میں ہندوستان کا حکمران بنا دیا گیا۔ برطانیہ کس طرح ہمارے وصف میں اس نئی روح سے ہیبت زدہ تھا کہ اس نے ہندوستان کی بغاوت کو ایک وسیع تر فوجی انحراف قرار دیا۔ ملاحظہ کریں کہ اسلام کے لئے ہماری چاہت اور اسلام تلے ہماری وحدت کے بارے میں وہ کیا کہتے ہیں۔

- 7 جون 1857 کو وزیر اعظم گلیڈسٹون (Gladstone) نے 'حکومتِ ہندوستان پر کمیٹی' کے سامنے اعلان کیا۔ "عظیم فتوحات اعلیٰ طاقت کی حامل قوتیں کرتی ہیں جو کمتر اقوام پر حاوی ہو جاتی ہیں... ہمارا معاملہ یہ نہیں ہے۔ ہم ان لوگوں کے ہاتھوں سے اقتدار لینے کے لئے گئے جو اسے زبردست طریقے سے استعمال کرنا جانتے تھے"۔

- لارڈ شافٹسبری (Lord Shaftesbury) نے وِم بورن ٹاؤن ہال میں اپنی ایک تقریر میں کہا "یہ (بغاوت) ہماری اپنی تخلیق کردہ بلا سے پھوٹی ہے... اور ہم نے اپنی غفلت سے اسے اپنی اہمیت اور (اس) یقین کا احساس کر لینے کی اجازت دی کہ وہ اپنے یورپی افسران پر انحصار کئے بغیر عمل کر سکتے ہیں اور یہ کہ وہ اس قابل ہیں گویا کہ وہ سلطنت کو اپنے ہاتھوں میں لے سکتے ہیں"۔

- لارڈ پورٹ مین (Lord Portman) نے 3 دسمبر 1857 کو اپنے خطاب میں کہا "شاید ہندوستان میں فوجی بغاوت نہ پھوٹتی... سپاہیوں کے درمیان ایک رائے یہ پیدا ہو گئی کہ ہم دوسری جانب الجھے ہوئے ہیں جبکہ ہماری فوج کم تھی اور مختصراً یہ کہ اب ان کا وقت آ گیا تھا"۔

- چارلس ریکس (Charles Raikes) نے کہا "محمد کا سبز جھنڈا ابھی لہرا رہا ہے... نبی کے پیروکاروں کا اجتماع یہ یقین کر کے ہی خوش ہے کہ دہلی کے عظیم مغلوں کی سرپرستی میں ان کا کھویا ہوا اقتدار بحال ہو جائے گا"۔

- مانچسٹر گارڈین (The Manchester Guardian) نے 31 اکتوبر 1857 کو رپورٹ شائع کی کہ "(اس) پوری بغاوت کے دوران اس بات پر غور کیا جانا چاہیئے کہ دہلی سے چند سو میل کے اندر موجود تمام باغی فوجیوں نے جیسے اس جگہ کو بغاوت کا مرکز اور منبہ بنالیا۔ وہ اس مشترکہ جگہ کی طرف مارچ کر چکے ہیں جہاں ان کے مشترکہ دشمن یعنی فرنگی کے خلاف ایک محاذ کھولا جانا ہے"۔

- میجر جنرل سلی مین (W. H. Sleeman)، جو کہ لکھنؤ میں تعینات تھا، کہتا ہے کہ "ہندوستان میں مسلمان اسی محمدی طرزِ حکومت کی بحالی چاہتے ہیں... پچھلے تقریباً سو سالوں سے ہندوستان بھر کی مساجد سے روزانہ تیمور کے گھرانے اور اس کے آباؤ اجداد کے تخت پر دہلی کے بادشاہ کی بحالی کی دعائیں جاری ہیں"۔

پس اس سے خبردار ہوتے ہوئے، برطانیہ ہم پر اپنا تسلط برقرار رکھنے کے لئے بنیادی تبدیلیاں کرنے پر مجبور ہو گیا۔ مسلح افواج کی بھرتیوں کی پالیسی تبدیل ہو گئی جو کہ مسلمانوں، جو بنگال اور اتر پردیش میں مسلم حکومت کے لئے ریڑھ کی ہڈی ہوا کرتے تھے، کی بھرتیوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے اور نئے علاقوں اور ہندوؤں پر مزید انحصار کرنے پر مبنی تھی۔ مزید برآں برطانیہ نے تیزی سے بیرونی افواج کی تعیناتی کو 10,000 سے بڑھا کر 65,000 کر دیا۔ انہوں نے مسلمان علماء پر تابڑ

توڑ حملے کیے اور خلافت اور جہاد کے تصور کو تہ و بالا کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کو مسخ کرنا شروع کر دیا۔ سیاسی لحاظ سے انہوں نے ہندوؤں کی سرپرستی کی اور برصغیر ہندوستان کے باسیوں کے مابین ثقافتی اور مذہبی بنیادوں پر تقسیم ڈالنا شروع کر دی۔ مسلمانوں کو دبانے میں سب سے زیادہ ظالم وہ تھے کیونکہ وہ اسلامی حکومت کی واپسی اور اس کے ذریعے مسلمانوں کو ملنے والی نعمت خداداد سے خوفزدہ تھے۔ وہ جیسے تھے اور وہ جیسے ہمیشہ رہیں گے، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **(مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلاَ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ)** "کافر خواہ اہلِ کتاب ہوں یا مشرکین، نہیں چاہتے کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی نازل ہو، جبکہ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لیے خاص کر لیتا ہے، اور اللہ فضلِ عظیم کا مالک ہے" (البقرہ: 105)۔

اے مسلمانانِ پاکستان! ظلم پر مبنی اس قبضے کو جھیلنے کے باوجود بھی ہم خلافت کو تباہی سے بچانے کے لئے کوشاں رہے۔

اسلامی حکومت اور خلافت زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ ایک ایسا اہم معاملہ ہے کہ جس سے کبھی بھی غفلت نہیں برتی جا سکتی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فیصلہ کن انداز میں حکم دیتے ہیں: **(فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنْ الْحَقِّ)** "پس ان کے درمیان اللہ کے نازل کردہ (احکامات) کے مطابق فیصلہ کریں اور جو حق آپ کے پاس آیا ہے اس کے مقابلے میں ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں" (المائدہ: 48)۔ اسلام مسلمانوں پر اس بات کو فرض قرار دیتا ہے کہ ایک خلیفہ کو بیعت دی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے بیعت کی اہمیت کو بدترین موت سے تشبیہ دیتے ہوئے اسے جاہلیت کی موت یعنی اسلام کے علاوہ کسی اور چیز پر موت کے مترادف بیان فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِى عُنُقِهِ بَيْعَة مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً))** "جو کوئی اس حال میں مرا کہ اس کی گردن میں (خلیفہ کی) بیعت (کا طوق) نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا" (صحیح مسلم)۔ پس انیسویں صدی عیسوی کے اختتام سے کہ جب برطانیہ نے خلافت پر حملوں کے اقدامات کا آغاز کیا اور پھر ترکی میں استنبول میں خلیفہ کو اپنے ہی دارالخلافہ سے نکال دیا تو ہم آرام سے نہیں بیٹھے۔ اگرچہ ہم ہندوستان میں برطانیہ کے زیر تسلط تھے۔ پھر بھی ہم اپنی آزادی کے لئے خلافت کو امید

اور طاقت کا ذریعہ اور آخری خود مختار مسلم طاقت سمجھتے تھے۔ کفار اسلام اور اس کی ریاست خلافت سے اس وفاداری کی وجہ سے کرب میں مبتلا تھے۔اے مسلمانو! غور کرو کہ وہ ہمارے بارے میں کیا کہتے تھے:

- ارل آف لٹن (The Earl of Lytton)، جو کہ 1876 سے 1880 تک ہندوستان میں برطانیہ کا وائسرائے رہا، نے ستمبر 1876 میں بیان دیا: "میں اس ملک میں جناب والا کی مسلم رعایا کی مزاحمت کو انگلستان اور استنبول دونوں جانب سے آنے والی حالیہ خبروں کے تناظر میں پریشانی سے دیکھ رہا ہوں۔ سلطان (خلیفہ) سے اظہار یکجہتی کے مقصد سے ممبئی میں ایک بہت بڑا اور انتہائی پُر اثر اجلاس منعقد ہوا۔ پشاور اور ہندوستان بھر کے مسلم علاقوں میں اسی طرح کے اجلاس منعقد ہو رہے ہیں اور ہماری سرحد پر مسلم ریاستیں بھی اس بے چینی کا مظاہرہ کر رہی ہیں...اور اگر ترکوں کو یورپ سے عرب میں دھکیل دیا گیا تو ممبئی کہ جہاں ہمارے پاس ایک بڑی اور حساس مسلمان آبادی ہے، کے ساتھ ان کی قربت بلاشبہ ہندوستان میں جناب والا کی انتظامیہ کے لئے مشکلات میں اضافہ کرے گی"۔
- 16 جولائی 1897 کو شمال مغربی صوبوں اور اودھ پر مقرر لیفٹیننٹ گورنر سر انتھونی مکڈونلڈ (Sir Anthony MacDonald) نے کہا: "وہ حقیقی معنوں میں ترکی کے سلطان کو اسلام کا سرپرست سمجھتے ہیں" اور پھر 22 اگست 1897 کو اس نے کہا: "اس میں کوئی شک نہیں کہ ترکی کے ساتھ بڑی ہمدردی پائی جاتی ہے اور یہ کہ یہ غالب جذبات ایک قسم کی اسلامی نشاۃ ثانیہ جیسے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کچھ تو ہندوستان کی بیرونی جانب سے تحریک کی وجہ سے ہیں اور کچھ فطری طور پر ہیں اور میرا خیال ہے کہ یہ کچھ عرصے سے پنپ رہے ہیں اور مسلم سکولوں میں پرورش پا رہے ہیں۔ آگرہ کے کمشنر نے مجھے بتایا ہے کہ پہلے سے کہیں زیادہ لوگوں نے اب ترکی ٹوپی (Fez) پہننا شروع کر دی ہے اور شاید یہ ایک اشارہ ہے جو بتا رہا ہے کہ ہوا کس رُخ چلنا شروع ہو گئی ہے"۔
- مکار ہندو لیڈر اور برطانوی ایجنٹ گاندھی نے 14 اپریل 1919 کو چیلمسفورڈ (Chelmsford) کے پرائیویٹ سیکریٹری میفے (Maffey) کو لکھا: "مسلمانوں میں موجود جوش و ولولہ اس قدر شدید ہے کہ اس کو کبھی دبایا نہیں جا سکتا یہ کسی بھی لمحے سیلاب کی مانند اُمڈ سکتا ہے اور حالیہ بدامنی میں مضمر شدید مسلم بے اطمینانی سے پیدا ہونے والے نتائج کا کھوج لگایا جانا چاہیے۔ یہ محض ذات پات تک محدود نہیں بلکہ یہ فیصلہ کن طور پر عوام میں سرائیت کر گیا ہے"۔ گاندھی نے بعد ازاں ممبئی پولیس کمشنر کو بتایا کہ "خلافت کے مسئلہ پر اظہارِ رائے کو دبانے کے معاملے پر مسلمان برہم

ہیں"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((مَثَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِى تَوَادِّهِمْ وَ تَرَاحُمِهِمْ وَ تَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ اِذَاشْتَكٰى مِنْہُ عُضْو تَدَاعىٰ سَائِرُالْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمّٰى))** "آپس میں محبت رحمت اور مہربانی میں مومنین کی مثال ایک جسم کی سی ہے کہ جب اس کے ایک حصے کو تکلیف پہنچتی ہے تو پورا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہوتا ہے" (صحیح مسلم)۔ بے شک ہم خلافت کے خلاف حملوں پر مضطرب تھے۔جب ستمبر 1911 میں ٹریپولی اور بن غازی پر قبضہ کے لئے،ٹریپولی میں اٹلی نے برطانیہ کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے خلافتِ عثمانیہ پر حملہ کیا توہندوستان کے طول وعرض میں 'ترکی کے سلطان ہمارے واجب التعظیم خلیفہ کی حمایت میں اور اس باطل اور غیر منصفانہ جنگ کے خلاف 'عوامی اجلاس منعقد ہوئے۔ پھر اکتوبر 1912 میں متعدد مظاہرے ہوئے جب بلکان کی ریاستوں کی جانب سے ایک بار پھر برطانیہ کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے خلافتِ عثمانیہ کے خلاف حملہ کیا گیا۔ نومبر 1912 میں خلافت عثمانیہ کے لئے چندہ جمع کرنے کے لئے مخلص شاعر علامہ اقبال نے بادشاہی مسجد لاہور میں اپنی نظم "جوابِ شکوہ" پڑھی۔اُترپردیش سے شوکت علی اور محمد علی جوہر نے خلافت کی حمایت میں مسلمانوں کو متحرک کرنے کی کوششیں شروع کردیں۔اسلام کی فتح کے حوالے سے مسلمانوں کی یاد دہانی کے لئے کتابچے تقسیم کئے گئے۔ فروری 1915 میں پنجاب کے مسلمان، کہ جن کے ساتھ سرحد کے مسلمان بھی جڑ گئے، ترکی پہنچنے اور خلافت بچانے کی خاطر برطانیہ سے لڑنے کے لئے افغانستان داخل ہوگئے۔

شہریوں کے درمیان یہ فضا برطانیہ کے زیر کمان ہندوستان کی مسلح افواج کے مسلمانوں میں بھی سرائیت کر گئی۔بمبئی میں 10ویں کے جوانوں نے آٹھ برطانوی افسروں پر گولی چلادی جو کہ خلافت کے خلاف جنگ کے لئے ملک سے باہر بھیجے جانے والے تھے۔راولپنڈی اور لاہور میں موجود یونٹ برطانیہ کے خلاف سرگرم ہوگئے۔فرانس میں اتارے جانے والے مسلمان فوجی مسلمانوں کی مدد کے لئے برطانیہ سے منحرف ہوگئے۔جنوری 1915 میں رنگون میں 130ویں بلوچ رجمنٹ (Baluchis)نے مقدونیہ میں خلافتِ عثمانیہ کے خلاف لڑنے سے انکار کردیا۔سنگاپور میں تعینات 5ویں ہلکی پیادہ فوج (Light Infantry)کے مسلمان فوجیوں نے آٹھ برطانوی افسروں کو گولی ماردی اور برطانیہ سے لڑنا شروع کردیا۔1916 کے آغاز میں 15ویں نیزہ بردار فوج(Lancers) کے آفریدی یونٹ نے بصرہ میں خلافتِ عثمانیہ کے خلاف مارچ سے انکار کردیا اور برطانیہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔پٹھان مسلمانوں کے خلاف جبری اقدامات کے باوجود

ایک بڑی تعداد میں ہندوستان کے مسلمان فوجی برطانیہ کے خلاف خلافتِ عثمانیہ کے ساتھ ساتھ لڑے۔

پھر ہم نے برطانوی راج کے خلاف ایک اور بڑے جہاد کی منصوبہ بندی کی تاکہ اس کے تسلط کا خاتمہ اور خلافت کی مدد کرتے ہوئے برطانوی طاقت کو تقسیم کر دیا جائے۔ اس کے لئے خلافت عثمانیہ سے رابطہ ضروری تھا کیونکہ اگرچہ اسے برطانیہ اور فرانس کی جانب سے حملوں کا سامنا تھا تاہم یہی مسلمانوں کی طاقت کا مرکز تھی۔ اس کی تیاریاں مولانا محمود الحسن کی زیر قیادت کی گئیں اور اس میں مولانا حسین احمد مدنی، مولانا شاہ رحیم رائے پوری، مولانا عبیداللہ سندھی، کھڈا سے مولانا محمد صادق اور مولانا محمد میاں منصور انصاری جیسے علماء شامل تھے۔ یہ تحریک 'ریشمی رومال تحریک' کے نام سے جانی جاتی ہے کیونکہ شیخ الہند اور اس کے ساتھیوں کے مابین ایک عسکری قوت کو منظم کرنے کے لئے فوج میں رضاکاروں کی بھرتی کے منصوبے کے خاکے کے حوالے سے خط وکتابت، ریشمی رومال پر تحریر کے ذریعے ہوتی تھی۔ مولانا عبیداللہ سندھی کو افغانستان بھیجا گیا۔ مولانا انصاری کو سرحدی علاقہ کے قبائل کی طرف اور مولانا حسین احمد مدنی کو خلافت عثمانیہ کی حمایت کے لئے 1915 میں حجاز روانہ کیا گیا۔ لیکن منصوبہ افشا ہو گیا کیونکہ کچھ خطوط برطانیہ کے ہاتھ لگ گئے اور قائدین مالٹا میں اسیر ہو گئے۔

تاہم اس کے باوجود ہم اپنی سرگرمیوں کو جتنا جاری رکھ سکتے تھے، ہم نے جاری رکھا۔ 1916 میں غدار شریف حسین نے برطانیہ کے گٹھ جوڑ سے جب خلافت عثمانیہ سے ٹکر لی تو اس بغاوت کے خلاف ہندوستان بھر میں مظاہرے ہوئے۔ 26 جون 1916 میں حسین کی اس "ہیبت ناک چال" کی مذمت کرتے ہوئے لکھنؤ میں ایک قرارداد پاس ہوئی۔ اور جب جنرل ایلن بائی نے مسجد اقصیٰ کی مقدس سرزمین سے خلافت عثمانیہ کے اقتدار کا خاتمہ کیا تو اس واقعہ نے ہمیں ہلا کر رکھ دیا اور اضطراب میں مبتلا کر دیا۔ دسمبر 1916 میں ایک اعلامیہ جاری ہوا، "ترکی کے سلطان، خلیفۂ رسول کے مقدس مقامات اور جزیرۃ العرب، جیسا کہ اسلامی کتابوں میں مذکور ہے، پر مکمل اور آزادانہ بالادستی کے حوالہ سے اسلامی قوانین کے تقاضوں پر بھرپور توجہ دی جانی چاہئے"۔ فروری 1919 میں ایک فتویٰ جاری کیا گیا جس میں اعلان کیا گیا تھا کہ ایک امام یا خلیفہ کا مقرر کرنا فرض ہے اور مسلمانوں کو کفار کی طرف سے حملے کے شکار ملک کی مدد کو آنا چاہیے۔ مئی 1919 میں افغان مسلمانوں نے برطانیہ پر اچانک حملہ کر دیا۔ ساتھ ہی اترپردیش میں کفار کے خلاف جہاد کے بارے میں لیفلٹ تقسیم کر دیے جبکہ پنجاب اور بنگال میں اسلام کے اقتدارِ اعلیٰ کے دوبارہ لوٹ آنے کی بشارت کے حوالے سے لیفلٹ تقسیم کر دیے گئے۔ 21 ستمبر 1919 کو لکھنؤ میں بلائی گئی ایک کانفرنس میں مسلمانوں نے اعلان کیا کہ "ترکی کی زیرِ غور تقسیم اور سلطنتِ ترکی

کے اہم حصوں کا غیر مسلم طاقتوں کے ساتھ قصداً چھوٹی چھوٹی ریاستیں بنانا خلافت (کے معاملات) میں ناقابلِ برداشت مداخلت ہے اور مسلم دنیا میں ایک مستقل بے قراری کا بیج بوئے گا" اور 17 اکتوبر 1919 کو خلافت کی حفاظت کے حوالے سے "یومِ خلافت" قرار دیا گیا۔ مسلمانوں کے درمیان خلافت کمیٹیاں قائم کی گئیں اور خلافت کانفرنسیں بلائی گئیں، خلافت کو بچانے کے لئے فنڈز اکٹھے کئے گئے، قرآن کی آیات کے ترجمہ سے مزین "خلافت روپیہ" کا اجراء کیا گیا، ایک خلافت مجلّہ شائع کیا گیا اور فروری تا مئی 1921 مسلمانوں نے ایک فتویٰ تقسیم کیا جس میں برطانوی فوج میں ملازمت اسلام کی رو سے حرام قرار دی گئی۔

خلافت کے ساتھ ہماری فرمانبرداری، اسلام اور اس کے قوانین یعنی شریعت کی بنیاد پر تھی جیسا کہ 3 نومبر 1922 کے خلافت مجلّہ کے اداریہ میں بیان ہے۔ "اسلامی نقطۂ نظر سے ... خلیفۃ المسلمین کے مذہبی اختیار کو کبھی اس طرح سے نہیں سمجھا گیا کہ وہ ایک بے روک مطلق العنان بن جائے اور جو نہ تو دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھے اور نہ ہی شریعت کی کوئی پرواکرے" اور جب برطانوی ایجنٹ مصطفیٰ کمال نے تباہ کن ضرب لگائی اور 3 مارچ 1924 کو خلافت کا خاتمہ کر دیا تو ہم اس عمل پر، جو کہ اسلام کے خلاف تھا، سخت دل برداشتہ ہوئے۔ 9 مارچ کو مسلمانوں نے خلافت کی بقاء کے لئے تقریبات کرنے کے انتظامات کئے اور ایک ٹیلی گرام وارننگ جاری کی کہ خلافت کا خاتمہ ضرر رساں عزائم کا دروازہ کھولے گا۔ ایک پیغام جاری کیا گیا کہ معزول خلیفہ عبدالمجید کے نام کا ذکر لازماً جمعہ کے اجتماعات میں کیا جائے۔

اے مسلمانانِ پاکستان! اسلام تلے وحدت کی خواہش خلافت کے خاتمہ کے بعد بھی ہم میں موجود رہی اور آج یہ خواہش اور بھی مضبوط ہو چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **(قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاء مِنْ أَفْوَاہِہِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُورُہُمْ أَکْبَر)** "بغض ان کے منہ سے ٹپکتا ہے اور جو کچھ ان کے دلوں میں پوشیدہ ہے وہ تو اس سے بھی بڑھ کر ہے" (آلِ عمران: 118)۔ خلافت کے خاتمہ پر کفار اپنی خوشی چھپا نہ سکے۔ 24 جولائی 1924 کو لوزان (Lausanne) معاہدے کے بعد، برطانوی ممبر پارلیمنٹ میں سے ایک نے ترکی کی آزادی کو تسلیم کرنے پر ہاؤس آف کامنز (House of Commons) میں

کرزن کے خلاف احتجاج کیا۔ کرزن نے یہ کہتے ہوئے جواب دیا۔ "معاملہ یہ ہے کہ ترکی تباہ ہو چکا ہے اور اب یہ کبھی کھڑا نہیں ہو سکے گا کیونکہ ہم نے اس کی روحانی طاقت تباہ کر دی ہے، یعنی خلافت اور اسلام"۔ اے مسلمانو! اس کے بعد ہی یہ ہوا کہ نوآبادیاتی کفار کا اثر ورسوخ مسلم سرزمین میں پیوست ہو گیا۔ نوآبادیاتی کفار نے مسلم علاقوں کو 55 حصوں میں چیر کر تقسیم کر ڈالا اور ہر حصہ پر ایک ایجنٹ حکمران مقرر کر دیا جو ان کفار کے احکامات کی تعمیل کرتے تھے اور جنہوں نے اس حکمرانی کے بدلے ان کے سامنے اپنے آپ کو مکمل طور پر جھکا دیا۔ نوآبادیاتی کفار ان حکمرانوں کے لئے فیصلہ کن اور اہم پالیسیوں کا تعین کرتے اور وہ خلافت کی واپسی کو روکنے کے لیے اپنی عوام پر ہر طرح کا بدترین ظلم وستم ڈھاتے۔ اپنی شیطانی پالیسیوں کے نفاذ کے لئے اسلام اور مسلمانوں سے متنفر نوآبادیاتی کفار نے اس خوفناک زلزلے میں ایک اور جھٹکے کا اضافہ کیا۔ فلسطین کی مقدس سرزمین، رسول اللہ ﷺ کی اسراء و معراج کی سرزمین یہودیوں کو ایک ریاست بنانے کے لیے بخش دی۔ اس یہودی ریاست کی بقاء کے لئے یہودیوں کو وسائل مہیا کیے جس کا آغاز ہمسایہ ممالک میں موجود ایجنٹ مسلم حکمرانوں کو ان کی حفاظت کا ضامن بنانے سے ہوا۔ مزید برآں ان حکمرانوں نے ہر اس جنگ میں، جو یہودیوں کے ساتھ ہوئی، طے شدہ شکست کی نگرانی کی۔ یہاں تک کہ یہودی ریاست نے ایسی فضاء قائم کر لی جو اس سے پہلے کبھی نہ تھی گویا کہ وہ ناقابل تسخیر ہے۔ اور ایجنٹ حکمرانوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ ان مسلمان ایجنٹ حکمرانوں نے یہودی وجود کو شکست دینے اور انہیں صفحۂ ہستی سے مٹانے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے جنگ کا اعلان بھی کر دیا اور اس یہودی وجود سے محض ان علاقوں پر مذاکرات کرنے لگے جس پر اس نے 1967 میں قبضہ کیا۔

پس خلافت کے خاتمہ کے وقت سے، مصائب اور بدنصیبی مسلم علاقوں پر بارش کی طرح برسی۔ برطانیہ نے اس وقت میں کفر کے سرغنہ کی حیثیت سے خلافت کے خاتمے اور فلسطین کی مقدس سرزمین پر یہودی وجود کے قیام میں کلیدی کردار ادا کیا۔ پھر برطانیہ، کہ جس نے ہندوستان کو اس کے مسلمان حکمرانوں سے محروم کر دیا تھا، نے ایک نسبتاً چھوٹا اور غریب خطہ مسلمانوں کے لئے چھوڑتے ہوئے ہندوستان کا زیادہ تر حصہ ہندوؤں کی جھولی میں ڈال دیا اور کشمیر کو ہندو قبضہ میں دیتے ہوئے برطانیہ نے اسلام کے جسم پر کشمیر کو ایک رِستے ہوئے زخم کی مانند چھوڑ دیا باوجود اس حقیقت کے کہ اس کی آبادی کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ کشمیر بھارتیوں کے ہاتھوں تب سے ہزاروں جرائم جھیل چکا ہے۔ اور اگرچہ پاکستان میں خاص طور پر "مسئلہ کشمیر" ایک اسلامی مسئلہ سمجھا جاتا ہے اور ہندو قبضہ سے آزادی اس مسئلے کا فقط ایک ہی حل ہے، پاکستان کے ایجنٹ حکمرانوں نے کشمیر کے زیادہ تر حصہ کو ایک ذلت آمیز تصفیہ کے طور پر بھارتی قبضہ تلے پڑے رہنے پر راضی ہو کر اللہ

تعالیٰ کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا۔

اور یوں ہم نے خلافت کے نقصان کا مزہ چکھ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّة يُقَاتَلُ مِن وَّرَائِہٖ وَيُتَّقٰی بِہٖ))** "صرف خلیفہ ہی ڈھال ہے جس کے پیچھے رہ کر لڑا جاتا ہے اور اسی کے ذریعے تحفظ حاصل ہوتا ہے" (صحیح مسلم)۔ ڈھال کے بغیر ہم ان کفار کے اپنے اوپر غلبہ اور اختیار کے دفاع سے عاری تھے۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں تنبیہ کی: **(إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ)** "اگر یہ کافر تم پر برتری حاصل کرلیں تو وہ تم سے دشمنوں جیسا سلوک کریں اور ایذا کے لیے تم پر ہاتھ پاؤں چلائیں اور زبانیں بھی اور چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ" (الممتحنہ: 2)۔اور وحدت بخشنے والی اس خلافت کے بغیر ہم شکست، افلاس اور ذلت میں غرق ہیں باوجودیکہ ہماری زمینیں، آبادی، مسلح افواج اور وسائل دنیا کی کئی بڑی طاقتوں سے زیادہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((يُوشِكُ الأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُم كَمَا تَدَاعَى الأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا، فقالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنّ اللهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوكُمُ المَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنّ اللهُ في قُلُوبِكُم الوَهْنَ، فقالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبّ الدّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ المَوْتِ))** "قریب ہے کہ اقوام ایک دوسرے کو ہر طرف سے تمہارے خلاف یوں بلائیں گی جس طرح کھانے والے، کھانے کے پیالے کی طرف بلاتے ہیں۔ ایک شخص نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسا ہماری کم تعداد کی وجہ سے ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس وقت تم تعداد میں کثرت سے ہوگے لیکن تم پانی پر موجود جھاگ کی مانند ہوگے۔ اللہ تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہارا رعب نکال دے گا اور تمہارے قلوب میں وہن داخل کر دے گا۔اس نے سوال کیا: وہن کیا شے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت" (مسند احمد)۔

تاہم اس شدید دھچکے کے باوجود مسلمان، اسلام کی چاہت اور اس کے ذریعے وحدت سے، کبھی دستبردار نہیں ہوئے۔ یہی وہ چاہت تھی جو اسلام کے لئے اس سرزمینِ پاکستان کی خاطر عظیم قربانیاں دینے کے لئے کارفرما قوت تھی۔ اور یہی وہ قوت ہے جو آج بھی ہم میں موجود ہے جو پاکستان میں حکمرانی اور ریاست کے طور پر اسلام کے قیام کے لئے ایک طاقتور تحریک کی طرف رہنمائی کر چکی ہے۔ ہم ان موجودہ حکمرانوں کو مسترد کر چکے ہیں جو ہم پر کفر نافذ کرتے ہیں اور کفار کی مدد کرتے ہیں۔ ان حکمرانوں کے دھوکے کے خلاف بات کرنے اور ان کی غداریوں کو مسترد کرنے میں اپنی اس سرزمین پر ہم ایک

آواز ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: **((أَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا إِمَارَةُ السُّفَهَاءِ قَالَ أُمَرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِي لَا يَقْتَدُونَ بِهَدْيِي وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأُولَئِكَ لَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا يَرِدُوا عَلَيَّ حَوْضِي وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأُولَئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ وَسَيَرِدُوا عَلَيَّ حَوْضِي))**
"اللہ تمہیں احمق لوگوں کی قیادت سے اپنی پناہ میں رکھے۔ایک شخص نے کہا: کون لوگ احمق قیادت ہوں گے ؟آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حکمران جو اس وقت آئیں گے جب میں نہ ہوں گا۔وہ نہ تو میری ہدایت کی پرواہ کریں گے اور نہ ہی میری سنت پر عمل کریں گے۔ چنانچہ جس کسی نے اُن (احمق لوگوں) کے جھوٹ کی تائید کی اور اُن کے ظلم میں اُن کی مدد کی وہ مجھ میں سے نہیں اور نہ میں اُن میں سے ہوں اور انہیں (قیامت کے روز) میرے حوضِ کوثر پر آنے کی اجازت نہ ہو گی۔اور جس کسی نے نہ تو اُن کے جھوٹ کو مانا اور نہ ہی اُن کے ظلم میں اُن کی مدد کی وہ مجھ میں سے ہے اور میں اُن میں سے ہوں اور وہ (قیامت کے روز) حوضِ کوثر پر مجھ سے ملاقات کریں گے" (مسند احمد)۔

ماضی میں جس طرح سالوں قبل نوآبادیات نے ہمارے اندر تحریکوں کو بھانپا تھا بالکل اسی طرح آج بھی ہمارا دشمن خوف زدہ ہے کہ ہم اسلام اور اس کی ریاست خلافت کے ذریعے کہیں دوبارہ نہ اٹھ کھڑے ہوں:

- دسمبر 2006 اور فروری 2007 کے درمیان 'میری لینڈ یونیورسٹی' کے سروے، جو امریکہ کے ہوم لینڈ سکیورٹی کے شعبے کی مدد سے کیا گیا، میں بیان کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت یہ خواہش رکھتی ہے کہ "تمام اسلامی ممالک کو ایک اسلامی ریاست یا خلافت کی شکل میں اکٹھا کر دیا جائے"۔
- مارچ 2009 میں امریکی سینٹ کام (Centcom) کمانڈر کے مشیر ڈیوڈ کل کلن David Kilcullen نے اپنے بیان میں کہا: "پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس کی آبادی 173 ملین ہے، اور اس کے پاس 100 نیوکلیئر ہتھیار ہیں اور اس کی فوج امریکہ کی فوج سے بڑی ہے... ہم ایسے نقطے پر پہنچ گئے ہیں کہ ہم ایک سے چھ ماہ میں دیکھ رہے ہیں کہ پاکستانی ریاست ناکام ہو جائے گی... انتہاء پسند اقتدار میں آجائیں گے... اور یہ ایسی صورتِ حال ہو گی کہ آج کی دہشت گردی کے خلاف جنگ اس خطرے کے سامنے کچھ بھی نہیں"۔
- 16 نومبر 2009 میں New Yorker میں شائع ہونے والے ایک آرٹیکل: "ہتھیاروں کی

حفاظت۔ کیا غیر مستحکم پاکستان میں ایٹمی ہتھیار محفوظ رکھے جا سکتے ہیں؟" میں بیان کیا گیا کہ "بنیادی خطرہ بغاوت کا ہے کہ پاکستانی فوج میں موجود انتہاء پسند کہیں تختہ نہ الٹ دیں...اوباما انتظامیہ کے ایک سینئر عہدیدار نے حزب التحریر کا تذکرہ کیا... جس کا ہدف خلافت کا قیام ہے۔-یہ لوگ پاکستان کی فوج میں جڑیں بنا چکے ہیں اور فوج میں ان کے گروپ موجود ہیں"۔

- اور جہاں تک ہندو ریاست کا تعلق ہے، تو اسی مضمون میں بھارتی انٹیلی جنس ایجنسی 'را' کے سینئر عہدیدار نے کہا: "ہمیں پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں کے بارے میں ڈر ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ کہیں مولوی ملک پر قبضہ نہ کر لیں۔ ہمیں پاکستان کی فوج میں موجود اُن اعلیٰ افسران سے خطرہ ہے جو خلافت پسند ہیں... کچھ لوگ جن کا ہم مشاہدہ کر رہے ہیں یہ خواہش رکھتے ہیں کہ وہ اسلامی فوج کی قیادت کریں"۔

اے مسلمانانِ پاکستان! خلافت کے دوبارہ قیام کے لئے متحرک ہونا ہم سب پر فرض ہے۔

یہ تحریک اب انشاءاللہ مزید آگے ہی بڑھے گی کیونکہ یہ اسلام پر ہمارے اس چٹان کی طرح پختہ ایمان پر قائم ہے جو صدیوں غالب رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ))** "تمہارے اندر دورِ نبوت موجود رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ اسے ختم کرنا چاہے گا تو اسے ختم کر دے گا۔ پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت قائم ہو گی جو اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ اسے ختم کرنا چاہے گا تو اسے ختم کر دے گا۔ پھر موروثی حکمرانی کا دور ہو گا جو اس وقت تک رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ اسے ختم کرنا چاہے گا تو اسے ختم کر دے گا۔ پھر جابرانہ حکومت کا دور ہو گا جو اس وقت تک رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ اسے ختم کرنا چاہے گا تو اسے ختم کر دے گا۔ پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت قائم ہو گی۔ پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے" (مسند احمد)۔ بے شک یہ امت "نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت" پر گواہ ہے، یعنی خلفاء راشدین کا دور جو کہ ظلم و جبر سے پاک تھا۔ اس امت نے پھر خلافت اُمیّہ، خلافتِ عباسیہ اور

خلافتِ عثمانیہ کی "وراثتی حکمرانی" کا مشاہدہ کیا جب اگرچہ حکمرانوں نے اسلام کا نفاذ کیا اور کفار کے خلاف فاتح رہے تاہم انہوں نے اپنی حکمرانی کو "وراثتی حکمرانی" کے گناہ سے آلودہ کر دیا اور 28 رجب 1342ھ (بمطابق 3 مارچ 1924م) کو خلافت کے خاتمے سے لے کر اب تک یہ امت "جابر حکمرانی" کو جھیل رہی ہے یعنی مکار اور غدار حکمرانوں کا دور جو اسلام سے ہٹ کر حکمرانی کرتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے کہ کفار کا غلبہ قائم رہے۔ لیکن اے مسلمانو! غور کرو، رسول اللہ ﷺ نے پھر "نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت" کے لوٹنے کے بارے میں ارشاد فرمایا، دعا ہے کہ ہم اس کا جلد مشاہدہ کریں۔

تاہم ہمیں سمجھنا چاہیے کہ یہ خلافت آسمان سے نہیں اترے گی کہ جسے فرشتے لے کر نازل ہونگے بلکہ یہ ایک ایسا فریضہ ہے جس کے لئے ہمیں ہی لازماً کام کرنا ہے اور ہر ممکن کوشش کرنی ہے بالکل اسی طرح جس طرح ہم رزق کی تلاش میں جدوجہد کے پابند ہیں اگرچہ رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ہمیں دین کی فتح اور غلبہ کے لئے کام کرنا ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ وہ اکیلا اللہ تعالیٰ ہی ہے جو نصرت عطا کرنے والا ہے۔ خلافت نہ تو فقط کوئی حسین تصور ہے اور نہ ہی محض کوئی اچھی چیز ہے کہ جو قائم ہو جائے بلکہ یہ ہمارے مالک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ایک فرض ہے جس کے بارے میں اس یقینی دن یعنی فیصلے کے دن، ہماری پوچھ ہو گی۔ اسلام اس بات کو یقینی قرار دیتا ہے کہ مسلمان اپنے معاملات میں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق حکمرانی کریں۔ ہمیں ہمارے مالک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اجازت نہیں کہ ہم اپنی بدقسمتی پر تماشائی بن کر بے حسی سے دیکھتے رہیں جبکہ ظالمین ہمیں ٹکڑوں میں چیر رہے ہوں۔ نہ ہمیں ہاتھ باندھے یا سر بازوؤں میں دبائے انتظار کرنا چاہیے یہاں تک کہ ہمارے غصے اور بے چینی کو تھوڑی دیر کے لئے ختم کرنے کی کوشش میں مزید جمہوری الیکشن یا آمرانہ طریقے سے تختہ الٹنے کے ذریعے امریکہ ایک ظالم حکمران کو دوسرے ظالم سے تبدیل کر دے۔ یہ ظالمین اور وہ کفر جو یہ ہم پر نافذ کرتے ہیں ہماری تباہی و بربادی کی اصل وجہ ہے۔ اسلام ہمیں، ان کو ہٹانے کا حکم دیتا ہے اور اس میں کوتاہی برتنے پر ہمیں خبردار کرتا ہے۔ اللہ باری تعالیٰ فرماتا ہے: **(وَاتَّقُوا فِتْنَةً لاَ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ)** "اور تم ایسے وبال سے بچو کہ جو صرف خاص ان ہی لوگوں پر واقع نہ ہو گا جو تم میں سے ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے" (الانفال: 25)۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمْ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ))** "اگر لوگ اپنے سامنے کسی ظالم کو ظلم کرتا دیکھیں اور اسے روکنے کے لیے کچھ نہ کریں تو قریب ہے کہ اللہ انہیں بھی سزا دے"

(جامع ترمذی)۔

ہمیں اس بات کو محسوس کرنا چاہیے اگر ہم ظالم کے سامنے خاموش بھی ہوں تب بھی ہمیں آزمایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **(أَوَلاَ يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لاَ يَتُوبُونَ وَلاَ هُمْ يَذَّكَّرُونَ)** "کیا یہ دیکھتے نہیں کہ یہ ہر سال ایک یا دو بار مصیبت میں مبتلا کیے جاتے ہیں پھر بھی توبہ نہیں کرتے اور نہ ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں" (التوبہ: 126)۔ ظالم کے ظلم سے خوفزدہ نہ ہوں چاہے یہ ہراساں کرنا ہو، گرفتاری ہو، تشدد یا شہادت ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں جو فرماتا ہے: **(قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلاَّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلاَنَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ)** "کہہ دو کہ ہمیں کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی ماسوائے اس کے جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہو، وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو تو اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے" (التوبہ: 51)۔ اور جان لیں کہ حق بات کہنے سے نہ زندگی گھٹتی اور نہ ہی رزق کم ہوتا ہے اور نہ بزدلی اور حق بات کہنے سے اجتناب کرنے سے عمر اور رزق میں اضافہ ہوتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **((أَلَا لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ رَهْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا رَآهُ أَوْ شَهِدَهُ فَإِنَّهُ لَا يُقَرِّبُ مِنْ أَجَلٍ وَلَا يُبَاعِدُ مِنْ رِزْقٍ))** "تم میں سے کوئی بھی لوگوں کے ڈر کی وجہ سے حق بات کہنے سے نہ رُکے کہ جب وہ حق بات دیکھے یا اس کی شہادت دے، کیونکہ حق بات کہنا نہ تو موت کو قریب کر سکتا ہے اور نہ ہی رزق کو کم کر سکتا ہے" (مسند احمد)۔

حقیقی تبدیلی کا راستہ ہمارے سامنے ہے اور ہمیں اب اس راستے پر چلنا چاہیے۔ ہمارے پاس پاکستان کی شکل میں ایک مضبوط ملک اور وہ سچا دین ہے جو اسے ایک عالمی طاقت میں تبدیل کردے گا اور ہمارے درمیان ایک مخلص جماعت حزب التحریر موجود ہے جو اسلام سے مخلص ہے اور اس کے طرزِ حکمرانی سے بخوبی واقف ہے جو قربانیاں دے رہی ہے اور ظالم حکمرانوں کے پُر تشدد سلوک کو برداشت کر رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی۔ یہ اب ہم پر منحصر ہے کہ ہم حزب التحریر سے جڑ جائیں اور اس کی دعوت کی حمایت کریں اور خلافت کے قیام کے لئے لوگوں تک اس کے نصرۃ کے مطالبے کے حامل بنیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **(وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لاَ يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ)** "اللہ تم میں سے اُن لوگوں سے وعدہ فرما چکا ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، کہ اللہ انہیں ضرور

زمین میں اِن حکمرانوں کی بجائے حاکم بنائے گا جیسا کہ اُن لوگوں کو حاکم بنایا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناًاُن کے لیے اُن کے اِس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جمادے گا جسے وہ ان کے لیے پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف وخطر کو امن سے بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ کفر کریں تو یقیناًوہ فاسق ہیں" (النور:55)۔

اے پاکستان کی مسلح افواج کے مخلص افسران!

امت خلافت کے لئے تیار ہے اور اس کے باصلاحیت افراد کی حیثیت سے اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ ان منافق ظالموں کو ان کے گریبانوں سے پکڑتے ہوئے نکال باہر کریں اور اسلام کے اصولوں کو زندہ کریں۔ اخلاص اور جراءت کا بدلہ اس دنیا کے محدود بدلہ سے نہیں تولہ جاسکتا بلکہ اچھے اعمال کی جزاء ابدی ٹھکانے کی وہ خوشیاں ہیں کہ الفاظ جن کے بیان سے قاصر ہیں۔ یہ اجر آپ سے قبل آپ کے انصار بھائیوں نے کمایا اور یہی وہ اجر ہے جس کی جستجو آپ کو کرنی چاہئے۔ آپ سے فقط جو مطلوب ہے وہ یہ ہے کہ اللہ، اس کے رسول ﷺ اور مومنین کی خاطر اخلاص سے تیار کیا گیا ایسا منصوبہ جسے مخلص افسران بروئے کار لائیں اور اقتدار حاصل کرتے ہوئے اسے مخلص اور باخبر حزب کے حوالے کریں۔ تاکہ وہ اس خلافت کا قیام کرے جو اسلام کے ذریعے حکمرانی کرے گی۔ نجات دلاتے ہوئے وحدت بخشنے کے لئے مسلم سرزمینوں کا الحاق کرے گی۔ اور تمام انسانیت کے لئے اسلام کو رحمت کے طور پر پیش کرے گی۔ **(إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ)** "اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال جنت کے عوض خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں۔ یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے، جسے وہ ضرور پورا کرے گا۔ اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے۔ تو جو سودا تم نے اللہ سے کر لیا اس پر خوش رہو۔ اور یہی عظیم کامیابی ہے" (التوبہ: 111)۔

18 ربیع الثانی 1434 — **حزب التحریر**

یکم مارچ 2013 — ولایہ پاکستان